معاشرتی علوم

ضلع شکارپور

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ حیدرآباد

معاشرتی علوم

ضلع شکارپور

تیسری جماعت کے لیے

سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ حیدرآباد

تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ حیدرآباد۔
منظور شدہ محکمہ تعلیم حکومت سندھ بطور واحد درسی کتاب
برائے مدارس ضلع شکارپور۔

مصنف: تاج محمد میمن

مدیر : ڈاکٹر حسرت کاسگنجوی

ڇاپيندڙ : سنڌ آفسيٽ پرنٽرس، ڪراچي.

فہرست مضامین

نقشۂ پاکستان
عوامی جمہوریہ چین
افغانستان
جموں اور کشمیر
صوبہ سرحد
صوبہ پنجاب
صوبہ بلوچستان
ایران
بھارت
صوبہ سندھ
بحیرۂ عرب
شمال
مغرب
مشرق
جنوب

پہلا باب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ہمارا وطن

۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو ہمارا پیارا وطن پاکستان قائم ہوا۔ ہمارے وطن کے بانی قائدِ اعظم محمد علی جناحؒ تھے۔

ہمارا وطن سرسبز و شاداب ہے۔ اس کے دریا اور وادیاں خوب صورت اور دلکش ہیں۔ ہمارے وطن کے لوگ محنتی اور جفاکش ہیں۔ غلّہ اُگانا، کارخانوں میں کام کرنا اور علم حاصل کرنا ہمارے مشاغل ہیں۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے چار صوبے ہیں۔

۱۔ سندھ ۲۔ پنجاب ۳۔ سرحد اور ۴۔ بلوچستان۔

ہر صوبہ انتظامی لحاظ سے ڈویژنوں، ضلعوں اور تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ہمارے پیارے وطن پاکستان کے بیچ سے دریائے سندھ گزرتا ہے اس دریا کے پانی سے ہمارا پورا مُلک سرسبز و شاداب ہے۔

ہم سب کا فرض ہے کہ علم حاصل کریں، محنت کر کے اپنے پیارے وطن کو مزید ترقی دیں، اس کو خوش حال بنائیں اور اس کی حفاظت کے لیے دن رات کوشش کریں۔

دوسرا باب

ہمارا ضلع

یہ صوبۂ سندھ کا نقشہ ہے۔ اس میں سندھ کے تمام ضلعے دکھائے گئے ہیں۔ جس ضلعے میں لکیریں بنی ہوئی ہیں وہ ہمارا ضلع شکارپور ہے۔ اس کے چاروں طرف گہری کالی لکیر ضلع شکارپور کی حدوں کو ظاہر کرتی ہے۔ نقشے میں اوپر کونے پر تیر کا نشان نقشے کی سمتیں بتاتا ہے۔ تیر کے اوپر شمال، نیچے جنوب، بائیں طرف مغرب اور دائیں طرف مشرق ہے۔ ضلع شکارپور کے شمال میں ضلع جیکب آباد، جنوب میں ضلع خیرپور اور لاڑکانہ، مشرق میں ضلع سکھر اور مغرب میں ضلع لاڑکانہ اور جیکب آباد ہیں۔

ضلعے کی زمین

ضلع شکارپور کی زمین زیادہ تر ہموار اور سخت ہے۔ کہیں کلر والی اور کہیں ریتیلی زمین بھی ہے۔ یہاں پہاڑی علاقہ نہیں ہے۔ اس ضلعے میں بہت سے جنگلات تھے جنھیں کاٹ کر زمین کو کاشت کے قابل بنادیا گیا ہے۔ پھر بھی تعلقہ گڑھی یاسین میں بعض جگہ جنگل ہیں، جن سے لکڑی حاصل کی جاتی ہے۔

دریا کی سیر

تیسری جماعت کے بچے ماسٹر صاحب کے ساتھ دریا کی سیر کو گئے۔ راستے میں چاروں طرف خوب صورت مناظر دیکھ کر بچے بہت خوش ہوئے۔ جب وہ بچاؤ بند پر پہنچے تو اس کے اوپر چڑھ
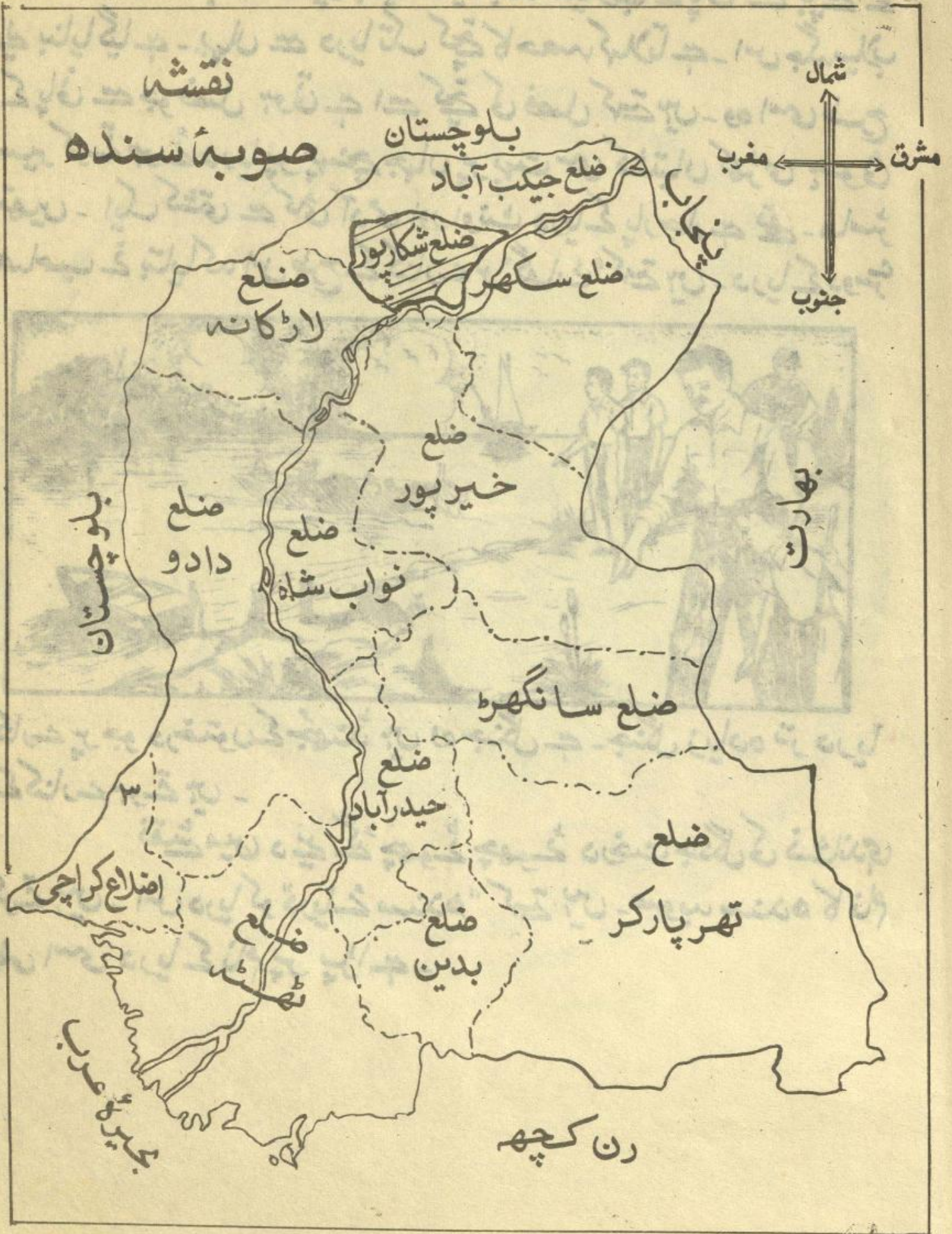
گئے۔ ماسٹر صاحب نے انھیں بتایا کہ یہ بند سیلاب کے پانی سے بچنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ یہاں سے دریا تک کچّے کا حصہ کہلاتا ہے۔ اس جگہ سیلاب کے پانی سے جو فصل ہوتی ہے اسے کچّے کی فصل کہتے ہیں۔ وہ اسی طرح سیر کرتے ہوئے دریا پر پہنچے جہاں پر بہت سی کشتیاں کھڑی ہوئی تھیں۔ ایک کشتی سے کئی آدمی اور اونٹ دریا کے پار جا رہے تھے۔ ماسٹر صاحب نے بتایا کہ اس طرح کے کنارے کو "گھاٹ" کہتے ہیں۔ دریا کے دوسرے

کنارے پر جو درختوں کے جُھنڈ ہیں وہ جنگل ہے۔ جنگل زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔

نقشے میں دیے گئے چھوٹے چھوٹے درخت جنگل کی نشاندہی کرتے ہیں۔ اس دریا کو "دریائے سندھ" کہتے ہیں۔ صوبہ سندھ کا نام بھی اسی دریا کے نام پر پڑا ہے۔

سال کے
موسم
سردی
1 نومبر سے 15 فروری تک
بہار
16 فروری سے 15 اپریل تک
گرمی
16 اپریل سے 15 ستمبر تک
خزاں
16 ستمبر سے 31 اکتوبر تک
جنوری
فروری
مارچ
اپریل
مئی
جون
جولائی
اگست
ستمبر
اکتوبر
نومبر
دسمبر

موسم کا چارٹ

تیسرا باب
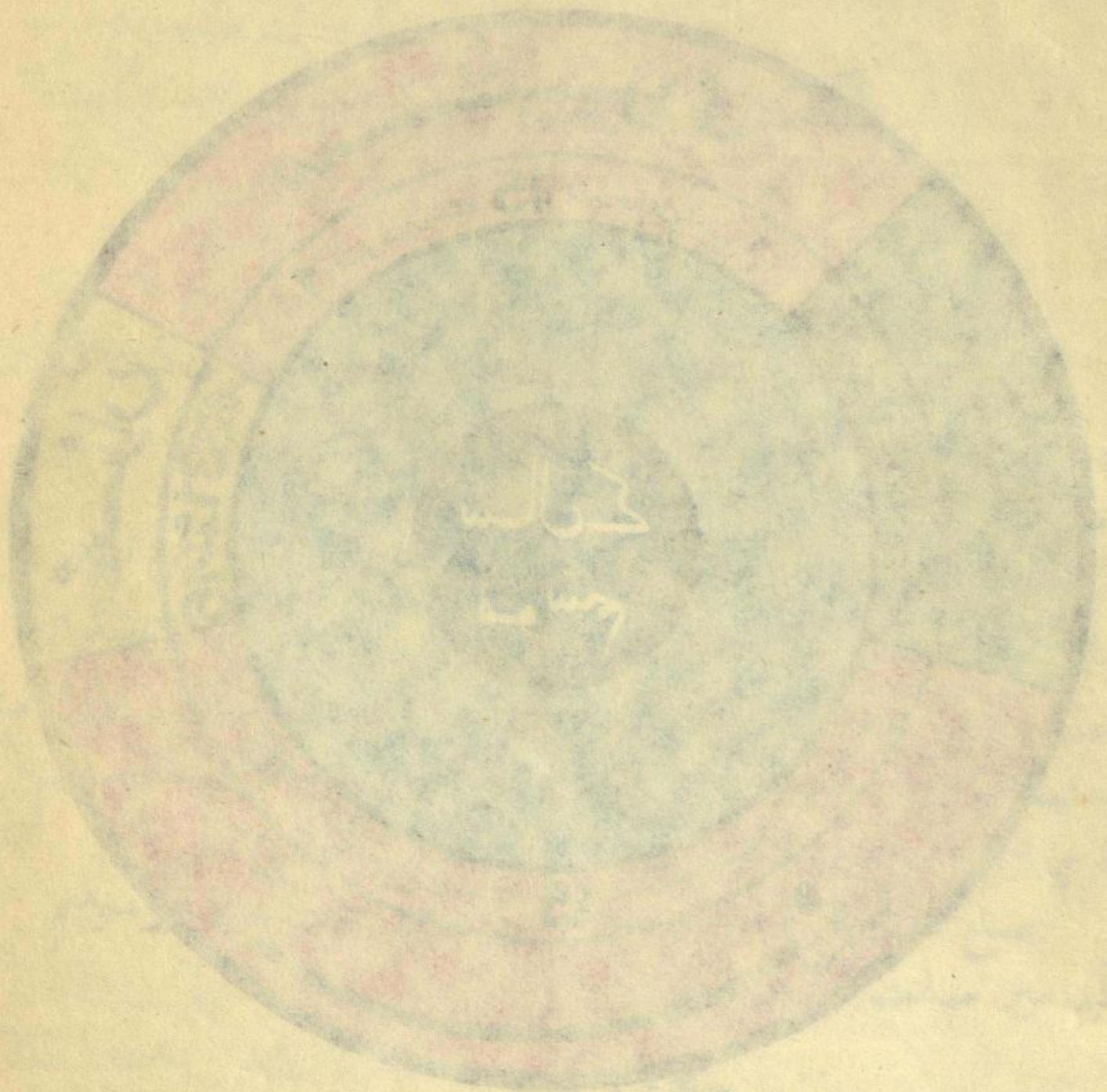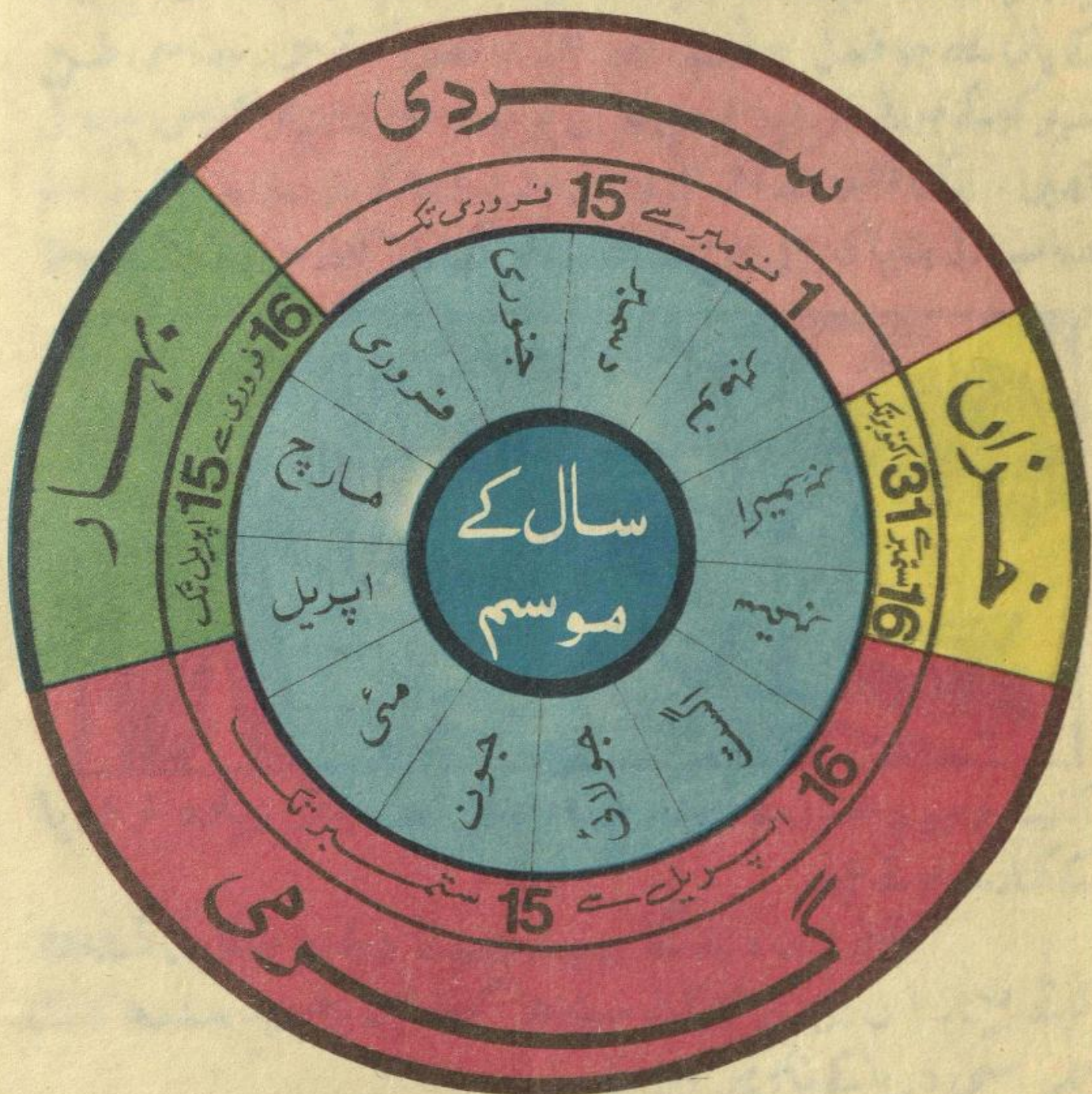
قدرتی وسائل

آب و ہوا

یہ چاروں موسموں کا چارٹ ہے۔ سبز رنگ موسمِ بہار کی نشانی ہے۔ لال رنگ موسمِ گرما، پیلا رنگ موسمِ خزاں اور گلابی رنگ موسمِ سرما کی نشانی ہے۔

موسمِ بہار میں ہوا خوش گوار ہوتی ہے۔ موسمِ گرما میں گرمی بڑھ جاتی ہے اور کبھی کبھی بارشیں ہوتی ہیں۔ موسمِ خزاں میں ہوا ناخوشگوار ہوتی ہے اور گرمی بھی ہوجاتی ہے درختوں کے پتے زرد ہوجاتے ہیں اور جھڑنے لگتے ہیں۔ سردیوں میں خوب ٹھنڈ پڑتی ہے۔ پورے سال کے چاروں موسموں کی تبدیلی کو "آب و ہوا" کہتے ہیں۔

ضلع شکارپور کا موسم، موسمِ سرما میں سخت سرد اور موسم گرما میں سخت گرم ہوتا ہے۔

جنگلات

جنگلات زیادہ تر دریا کے کنارے ہوتے ہیں۔

جنگلوں میں مختلف قسم کے درخت ہوتے ہیں۔ جیسے نیم، ببول اور شیشم وغیرہ۔ محکمۂ جنگلات ان جنگلوں کی دیکھ بھال کرتا ہے۔

جنگل کی لکڑی سے دروازے، کھڑکیاں، چارپائیاں، پلنگ، میز کرسیاں اور دوسرا سامان بھی بنتا ہے۔ لکڑی سے کوئلہ بھی تیار کیا جاتا ہے۔ جنگلات سے گوند، لاکھ اور شہد کافی مقدار میں ملتا ہے۔ ان جنگلوں میں لوگ اپنے مویشی بھی چراتے ہیں۔

حیوانات

اس چارٹ میں جو جانور ہم دیکھ رہے ہیں وہ سب گھریلو اور پالتو جانور ہیں۔ ان میں سے کچھ سے ہمیں دودھ ملتا ہے کچھ کا ہم گوشت
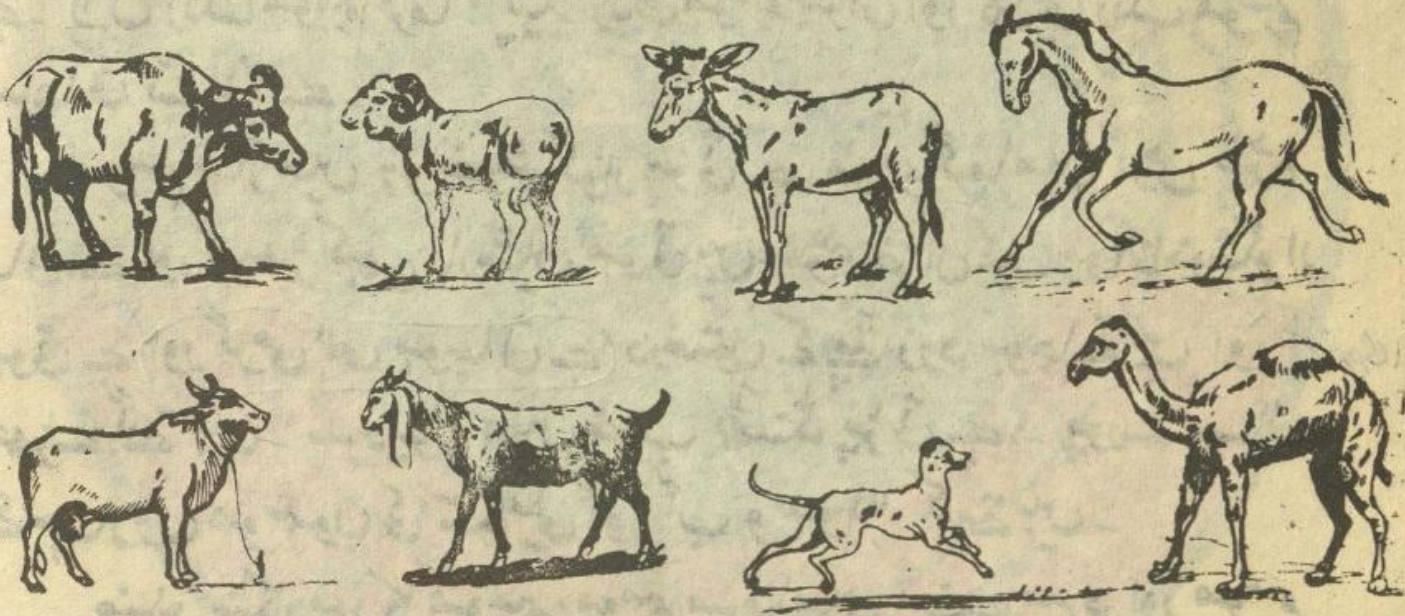
کھاتے ہیں۔ کچھ سواری، ہل چلانے اور بوجھ اٹھانے کے کام آتے ہیں۔ گائے، بھینس، بکری، اونٹ اور بھیڑ، حلال جانور ہیں۔ ان کا گوشت ہم کھاتے ہیں اور ان کی کھالوں سے ہمارے جوتے اور چمڑے کا دوسرا سامان بنتا ہے ان جانوروں کے بال بھی ہمارے کام آتے ہیں۔ کتے زیادہ تر گھر اور مویشیوں کی رکھوالی کے لیے پالے جاتے ہیں۔ گدھا گھوڑا اور اونٹ
اس چارٹ میں جنگلی جانوروں کی تصویریں دی گئی ہیں۔
بوجھ اٹھانے اور سواری کے کام آتا ہے۔

مثلاً خرگوش، ہرن، بارہ سنگھا، بھیڑیا، گیدڑ اور لومڑی وغیرہ۔ ان

حلال جانور ہیں جن

میں سے فقط خرگوش، ہرن اور بارہ سنگھے کا گوشت کھایا جاتا ہے۔
اس چارٹ میں کچھ پرندوں کی تصویریں دی گئی ہیں، مثلاً چڑیا

تیتر، فاختہ، بطخ، کبوتر، کوّا، طوطا، چیل اور گدھ۔ مرغی بھی پرندہ ہے، جس کے انڈے اور گوشت ہم کھاتے ہیں۔ یہ ہمارا گھریلو پرندہ ہے۔

اس چارٹ میں پانی کے کچھ جانوروں کی تصویریں ہیں،

زمین کے اندر کیا ہے؟

اللہ تعالٰی نے اپنی قدرت سے زمین کے اندر کتنی ہی ایسی چیزیں پیدا کی ہیں جنھیں نکال کر ہم اپنے کام میں لاتے ہیں۔

ہمارے ضلعے شکارپور میں کوئی کان نہیں ہے۔ اس لیے ہم ملتانی مٹی، کوئلہ، چونے کا پتھر اور سلیکا کی سفید ریت وغیرہ دوسرے اپنے پڑوسی ضلعوں سے حاصل کرتے ہیں جہاں ان چیزوں کی کانیں ہیں۔

دوسرے ملکوں میں کہیں کہیں زمین کے اندر لوہا، چاندی اور سونا بھی ملتا ہے۔

پیٹرول جس سے موٹریں اور ہوائی جہاز چلتے ہیں، وہ بھی زمین کے اندر سے کھود کر نکالا جاتا ہے۔ زمین کی ایسی پیداوار کو معدنیات کہتے ہیں۔ ہمارے ضلعے شکارپور میں کوئی خاص معدنی پیداوار نہیں ہوتی۔

کارخانے اور گھریلو ہنر

ایک مرتبہ ماسٹر صاحب بچّوں کو ایک کارخانے میں لے گئے، جہاں "سیون اپ" تیار ہو رہی تھی۔ ماسٹر صاحب نے بچّوں کو کارخانے کا ہر حصّہ دکھایا۔ کارخانے میں بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ کارخانہ دیکھ کر بچّے بہت خوش ہوئے۔
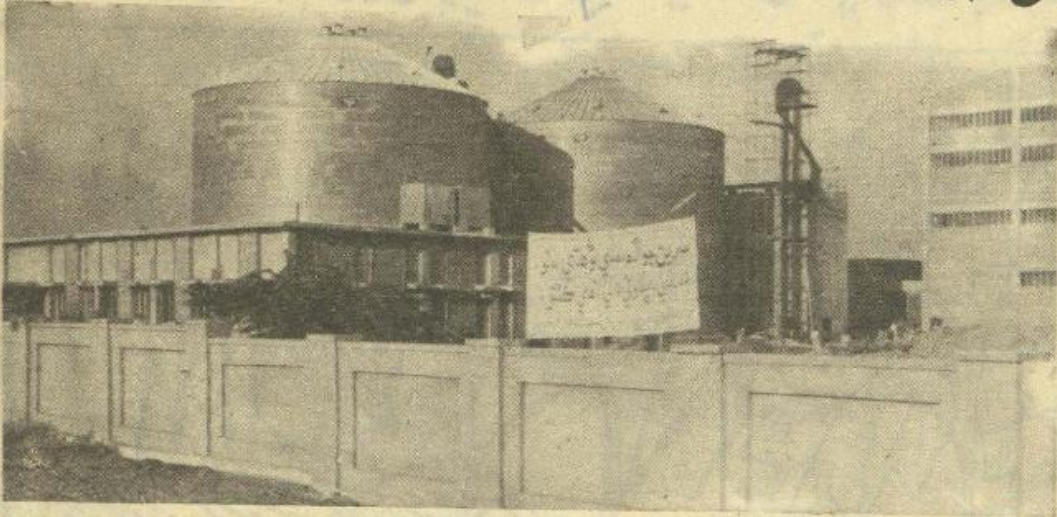
باہر نکلے تو زاہد نے ماسٹر صاحب سے پوچھا :-

"جناب! کیا ہمارے ضلعے شکارپور میں اور بھی کارخانے ہیں؟"

ماسٹر صاحب نے جواب دیا : بچّو! ہمارے ضلعے شکارپور میں جہاں جہاں کپاس کی فصل ہوتی ہے وہاں کپاس بیلنے کے کارخانے ہیں۔ اس کے علاوہ ہمارے ضلعے میں فائن ٹیکسٹائل ملز اور گھی کے کارخانے ہیں جہاں صابن بھی تیار ہوتا ہے۔ چاول صاف کرنے کے بہت سے کارخانے ہیں۔ اسٹیشن کے پاس قالین تیار کرنے کا بھی ایک چھوٹا سا کارخانہ ہے۔ تالے اور چمچے بھی بہت اچھے تیار ہوتے ہیں۔ یہاں پر لکڑی کا کام بھی نہایت عمدہ ہوتا ہے۔

ہمارے ضلعے میں کشیدہ کاری اور کڑھائی کا کام بھی بہت ہوتا ہے۔ یہ گھریلو ہنر ہے جو عام طور سے عورتیں گھروں میں کرتی ہیں۔

چوتھا باب

ہماری فصلیں

اناج

ہمارے ضلعے کی اہم زرعی پیداوار دھنیا، تل، چاول، چنا اور مٹر

ہیں۔ یہ اناج دو فصلوں میں پیدا کیے جاتے ہیں۔ ایک وہ اناج جو خریف یعنی گرمیوں میں ہوتے ہیں اور دوسرے وہ، جو ربیع یعنی بہار کے موسم میں ہوتے ہیں

خریف میں بڑی مقدار میں چاول پیدا ہوتا ہے۔ ربیع میں دھنیا سرسوں، چنا اور مٹر بہت پیدا ہوتے ہیں۔

نقد فصلیں

شکارپور ضلعے میں چاول، دھنیا، سرسوں اور تل خاص آمدنی والی فصلیں ہیں۔ ٹماٹر، آلو، سونف اور مرچیں بہت پیدا ہوتی ہیں۔ ان تمام فصلوں سے اس ضلعے کی بہت آمدنی ہوتی ہے۔

سبزیاں

اس چارٹ میں جو سبزیاں نظر آرہی ہیں، وہ سب ہمارے ضلعے میں ہوتی ہیں۔ مثلاً: بینگن، شلجم، کدّو، پیاز، گوبھی، گاجر، مولی، ٹماٹر، پالک، کریلے، ٹنڈے، ہری مرچیں، بھنڈی اور ترئی وغیرہ۔

سبزیاں نہ صرف ہمارے کھانے کے کام آتی ہیں، بلکہ ان سے دولت بھی کمائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ سبزیاں بونے کے لیے کم زمین اور کم پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔
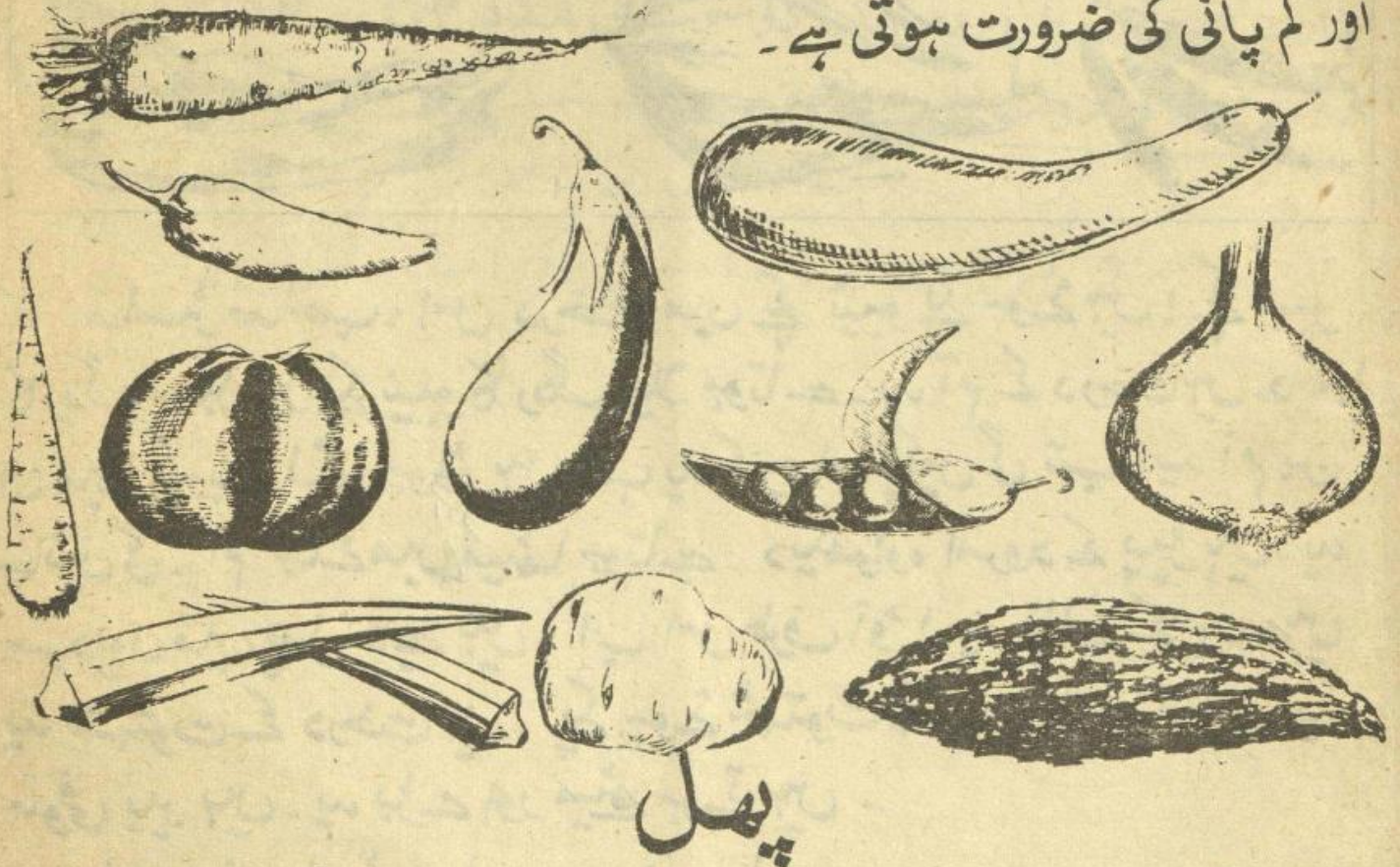
پھل

ایک مرتبہ تیسری جماعت کے بچے ماسٹر صاحب کے ساتھ باغ میں گھومنے گئے۔ بچے چاروں طرف ہریالی ہی ہریالی، طرح طرح کے پھل اور اور بڑے بڑے درخت دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

حمید نے ایک درخت پر پھل دیکھ کر ماسٹر صاحب سے پوچھا۔
”جناب یہ کون سا پھل ہے؟“
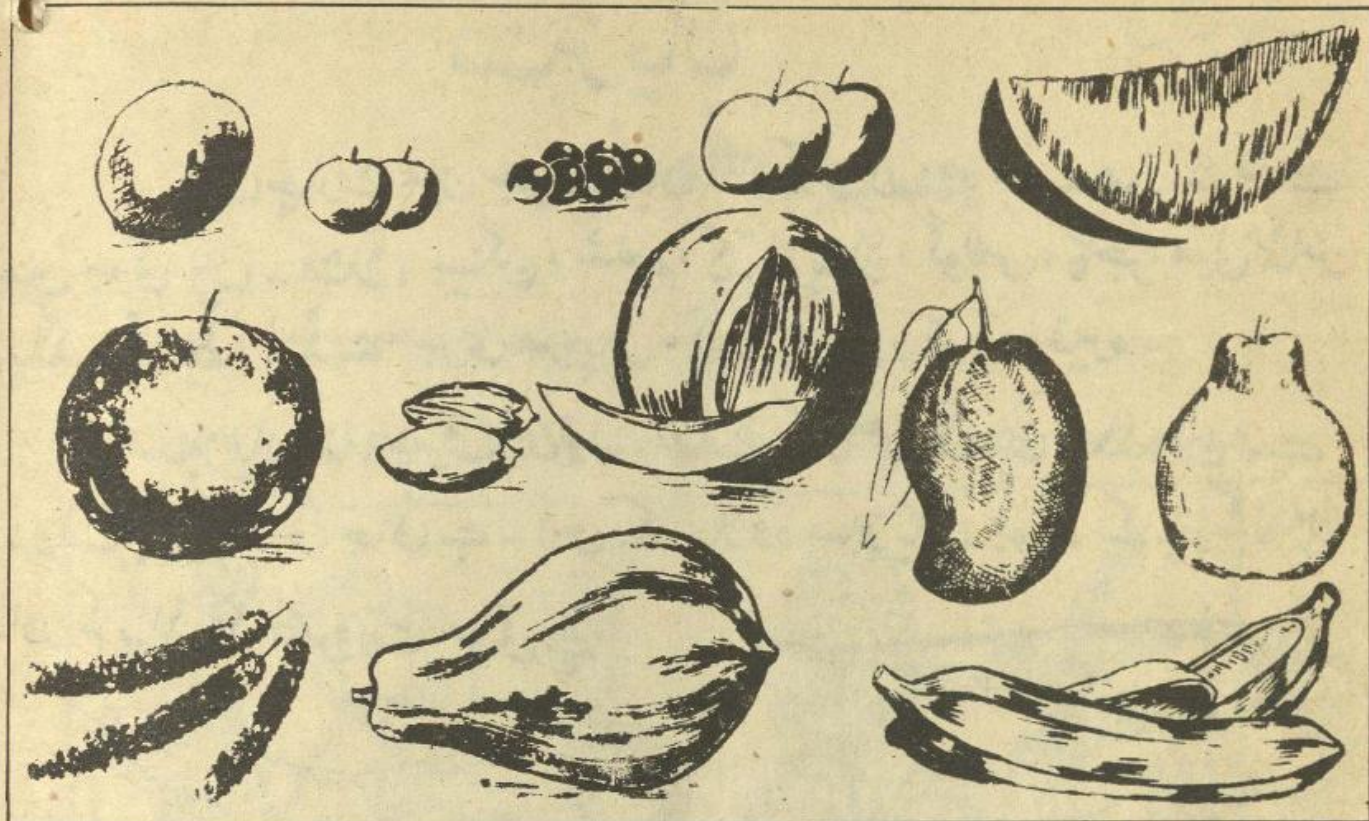
ماسٹر صاحب: اس درخت میں کچے نیبو لگے ہوئے ہیں! کچے نیبو کا رنگ سبز اور پکے نیبو کا رنگ پیلا ہوتا ہے۔ یہ آم کے درخت ہیں۔ دیکھو! ان میں کیریاں لگی ہوئی ہیں جب یہ کیریاں پکیں گی تب یہ آم بن جائیں گی۔ آم کھانے میں میٹھا ہوتا ہے۔ دیکھو! وہ امرود کے پیڑ ہیں۔ یہ سردیوں میں پھل دیتے ہیں۔ اب اس طرف آؤ! یہ فالسے کے پودے ہیں۔ یہ شہتوت کے درخت ہیں۔ پکے ہوئے شہتوت بہت میٹھے ہوتے ہیں۔ یہ صوفی بیر ہیں۔ یہ بڑے اور میٹھے ہوتے ہیں۔

احمد نے ماسٹر صاحب سے پُوچھا۔

"جناب سیب کے درخت کون سے ہیں؟"

ماسٹر صاحب: ہمارے ضلعے میں صرف آم، کھجور، امرود، فالسے، شہتوت، جامن اور بیر ہوتے ہیں۔ باقی دوسرے پھل مثلاً کیلے، سیب وغیرہ دوسرے ضلعوں سے منگوائے جاتے ہیں۔

۵

ضلعے کی پیداوار

ہمارے ضلعے میں بہت سی چیزیں ہماری ضرورت سے زیادہ ہوتی ہیں ، اس لیے ہم اپنے ضلعے کی زیادہ پیدا ہونے والی اشیاء دوسرے ضلعوں کو بھجواتے ہیں اور ان کے بدلے میں اپنی ضرورت کی اشیاء منگواتے ہیں۔ مثلاً چاول، گیہوں، سیب، آب کی بوتلیں، مٹھائی، اچار، دیگر چیزیں دوسرے ضلعوں کو

اس طرح ضلعے کی پیداوار اور چیزوں کے لین دین کو ضلعے کی تجارت بھی کہتے ہیں۔ یہ ایک دوسرے کی مدد بھی ہے اور اس سے ہمارے ضلعے کی دولت بھی بڑھتی ہے۔

بھجواتے ہیں اور دوسرے ضلعوں سے خاص طور پر گندم، چینی گڑ، شکر، کپڑا اور روزمرہ استعمال کی اشیاء منگواتے ہیں۔

پانچواں باب

لوگ

مردم شماری

حامد نے دیکھا کہ ایک آدمی اسکول کی دیوار پر ہندسے لکھ رہا ہے۔ اس نے ایک آدمی کو اپنے گھر پر بھی ہندسے لکھتے ہوئے دیکھا تھا۔ حامد نے اپنے ماسٹر صاحب سے پوچھا۔ "جناب! اسکول کی دیوار پر ایک آدمی ہندسے کیوں لکھ رہا تھا؟"

ماسٹر صاحب: "بچّو! حکومت ہر دس سال کے بعد ملک کی مردم شماری کراتی ہے۔ اس کام کے لیے بہت سے آدمی مقرر کیے جاتے ہیں، یہ لوگ پہلے گھروں اور دوسری جگہوں پر نمبر لگاتے ہیں۔ اس کے بعد ہر گھر کے آدمیوں کی تعداد لکھتے جاتے ہیں۔ لوگوں کی ایسی گنتی کو مردم شماری کہتے ہیں۔

پھر گھر گھر اور گاؤں گاؤں کے آدمیوں کے یہ اعداد و شمار ضلعے کے دفتر میں روانہ کردیے جاتے ہیں۔ اسی طرح ضلعے کی مردم شماری اور پھر پورے ملک کی مردم شماری معلوم ہوجاتی ہے۔ مردم شماری کرنے سے حکومت کو یہ بھی معلوم ہوجاتا ہے کہ دس سال پہلے مُلک میں کتنی آبادی تھی اور اب کتنی ہے۔ اس کے بعد حکومت اتنی آبادی کی تعلیم، رہائش خوراک اور صحت کے انتظامات کرتی ہے۔

شہر کے مشاغل

انور اپنے والد کے ساتھ شہر میں اپنے چچا کے گھر گیا۔ وہ اپنے چچازاد

بھائی اسلم اور احمد سے مِل کر بہت خوش ہوا۔

اسلم اور احمد اسے اپنے ساتھ شہر گھمانے لے گئے۔ اسلم اور احمد کی والدہ نے تاکید کی کہ سنبھل کر چلنا اور دونوں طرف دیکھ کر خیال سے راستہ پار کرنا۔

انھوں نے بازار میں جا کر دیکھا کہ ہر شخص اپنے اپنے کاروبار میں مصروف ہے۔ اس طرح بازار میں گھومتے ہوئے وہ ایک دفتر کے سامنے پہنچے۔ روشن نے اسلم سے پوچھا: "یہ کس کا دفتر ہے؟"

اسلم نے جواب دیا: "یہ دفتر مختار کار صاحب کا ہے۔ مختار کار صاحب سرکاری ملازم ہیں۔"

گھومتے گھامتے وہ ایک کپڑے کے کارخانے پر پہنچے، جہاں بہت سے مزدور کام کر رہے تھے۔ انور کے چچا زاد بھائیوں نے اسے یہ کارخانہ بھی دکھلایا اور گھر لوٹ آئے۔

انور نے شہر کا تمام حال اپنے والد کو بتایا۔ اس کے والد نے اسے بتایا کہ تجارت بھی کئی قسم کی ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی کپڑا، کوئی اناج، کوئی سبزی اور کوئی پھل فروخت کرتا ہے۔ اسی طرح سرکاری ملازمت میں کوئی کلرک، کوئی افسر، کوئی ڈاکٹر، کوئی انجینیئر، کوئی استاد، کوئی ڈاکیا ہے۔ شہروں میں مزدوری بھی عام ہے۔ کوئی کارخانوں میں مزدوری کرتا ہے، کوئی دوکانداری کرتا ہے، کوئی تانگہ، کوئی رکشہ، کوئی موٹر ٹیکسی چلاتا ہے تو کوئی بس چلاتا ہے۔ اس طرح لوگ مختلف طریقوں سے اپنا گذارہ کرتے ہیں۔ انور نے کہا۔ ابا جان! دیہات میں لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں، مویشی پالتے ہیں، اور شہر کے لوگ بیوپار کرتے ہیں اور سرکاری محکموں میں ملازمت کرتے ہیں

دیہات کے پیشے

علی حسن کے نانا گاؤں میں رہتے تھے۔ ایک روز وہ اپنے والد کے ساتھ

گاؤں گیا۔ اس نے دیکھا کہ گاؤں میں نہ کوئی بڑا بازار ہے نہ موٹریں اور نہ آدمیوں کی بھیڑ بھاڑ۔ گھروں کے آگے کہیں بھینس، کہیں بیل، کہیں بکریاں اور کہیں گائیں بندھی ہوئی تھیں۔ صبح کے وقت جب لوگ اپنے مویشی چرانے کے لیے کھیتوں میں لے گئے اور کسان اپنے کھیتوں میں ہل چلانے لگے تو علی حسن نے اپنے والد سے پوچھا۔

"ابا جان! یہ لوگ کیا کرتے ہیں؟"

علی حسن کے والد نے کہا: یہ لوگ کھیتی باڑی کرتے ہیں اور جانور پالتے ہیں۔ یہ بہت محنتی ہوتے ہیں، ہل چلاتے ہیں، بیج بوتے ہیں، کھیتوں میں پانی دیتے ہیں، فصل کو نقصان دینے والے جانوروں اور پرندوں سے بچاتے ہیں۔ فصل پک کر جب تیار ہوتی ہے تو اس کی کٹائی کرتے اور پھر اناج کو صاف کرتے ہیں۔ لیکن اب انھیں اتنی سخت محنت نہیں کرنی پڑے گی، کیوں کہ اب ہل چلانے، ڈھیلے توڑنے، کٹائی کرنے اور اناج صاف کرنے کی مشینیں ایجاد ہوگئی ہیں۔ جب یہ مشینیں ہمارے کھیتوں میں کام کرنے لگیں گی تو نہ صرف کم وقت میں جلد اور زیادہ کام ہوگا بلکہ پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا۔

علی حسن کو اس کے والد نے گائے، بھینسوں اور بکریوں کے گلّے بھی دکھائے اور اسے بتایا کہ گاؤں کے لوگ مویشی پالنے کا کام بھی کرتے ہیں۔

مویشی پالنے سے انھیں بہت سے فائدے ہیں۔ مویشیوں سے انھیں دودھ اور مکھن ملتا ہے۔ بکریوں کے بال، بھیڑوں کی اُون اور مویشیوں کی فروخت سے وہ دولت کماتے ہیں اور ان کے گوبر کی کھاد فصل کو فائدہ دیتی ہے۔ ان کے علاوہ گاؤں میں لوہار، بڑھئی اور موچی بھی رہتے ہیں، جن کی بنائی ہوئی چیزیں گاؤں والوں کے کام آتی ہیں۔

دیہات میں لوگوں کا پیشہ کھیتی باڑی کرنا اور مویشی پالنا ہے

چھٹا باب

انتظام

ضلعے کی دیکھ بھال

ضلعے کا حاکم اعلیٰ ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے۔ انتظامی امور میں اس کی مدد کے لیے اسسٹنٹ کمشنر، مختارکار اور سپرنٹنڈینٹ پولیس ہوتے ہیں۔ ہمارا ضلع دو سب ڈویژنوں میں بٹا ہوا ہے۔ پہلا شکارپور سب ڈویژن، دوسرا گڑھی یاسین سب ڈویژن۔ ہر سب ڈویژن کو تحصیلوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

تحصیل کی نگرانی مختارکار کرتا ہے جبکہ سب ڈویژن کی نگرانی اسسٹنٹ کمشنر اور ضلعے کی نگرانی ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔

ڈپٹی کمشنر، شکارپور شہر میں رہتا ہے۔ وہ اسسٹنٹ کمشنروں، مختارکاروں اور ضلعے کے دوسرے افسروں کے کام کی نگرانی کرتا ہے اور اپنے عملے کی مدد سے زمینداروں سے لگان وصول کرکے سرکاری خزانے میں جمع کرواتا ہے۔

اس کے علاوہ، وہ ضلعے کی کونسل کے کام کی نگرانی بھی کرتا ہے۔

ضلعی کونسل

ضلعی کونسل کا انتظام ڈپٹی کمشنر کرتا ہے۔ اس کونسل کا کام اسپتال بنوانا، کنوئیں کھدوانا، ہینڈ پمپ لگوانا، مویشی خانے کھلوانا، سڑکیں بنوانا، سڑکوں پر درخت لگوانا اور مسافرخانے تعمیر کروانا ہے۔

کونسل یہ کام صرف دیہات میں کرتی ہے۔ بڑے شہروں کے لیے میونسپل کمیٹیاں اور ٹاؤن کمیٹیاں ہوتی ہیں۔

نقشہ ضلع
شکارپور

شمال
مشرق
مغرب
جنوب

جیکب آباد
ضلع
تعلقہ خانپور
تعلقہ شکارپور
ضلع شکارپور
تعلقہ گڑھی یاسین
خانپور
محمد باغ
تعلقہ لکھی
چک
شکارپور
گڑھی یاسین
ضلع سکھر
ضلع لاڑکانہ
ضلع خیرپور
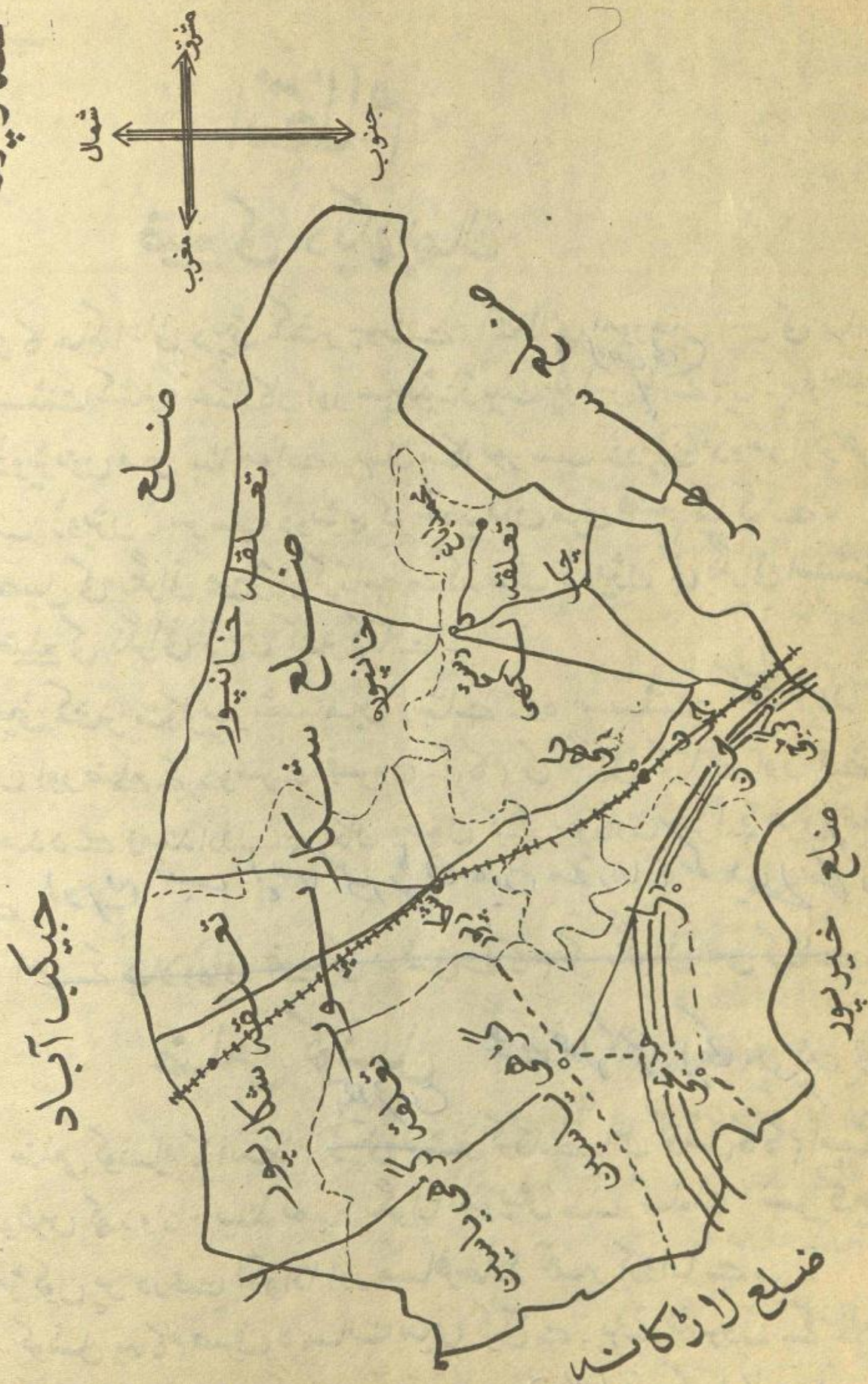
جس شہر کی مردم شماری پانچ ہزار سے زیادہ اور دس ہزار سے کم ہوتی ہے وہاں ٹاؤن کمیٹی کام کرتی ہے۔ ان کمیٹیوں کا انتظام ایڈمنسٹریٹر چلاتے ہیں۔ یہ کمیٹیاں اپنی اپنی حدود میں کام کرتی ہیں۔

عدالتیں

ایک دن شمیم احمد اپنے والد کے ساتھ شہر گیا۔ ایک عمارت کے سامنے آدمیوں کا ہجوم دیکھ کر، والد سے پوچھنے لگا۔ "ابا جان! یہاں اتنے لوگ کیوں کھڑے ہیں؟"

والد: بیٹا! یہ عدالت ہے۔ یہاں انصاف ہوتا ہے۔

ان آدمیوں میں کچھ فریادی، کچھ جوابدار اور کچھ گواہ ہیں۔

وہ دیکھو! کالے کوٹ پہنے ہوئے وکیل برآمدوں میں آجا رہے ہیں۔ یہ فریادی یا جواب دار کی طرف سے عدالت میں وکالت کرتے ہیں۔ یہ ان سے اپنی وکالت کی فیس لیتے ہیں۔

جب کوئی آدمی جرم کرتا ہے تو عدالت میں اس پر مقدمہ چلتا ہے۔ ہر عدالت میں ایک جج ہوتا ہے، جو سرکاری وکیلوں کی مدد سے فریادی، جواب دار اور گواہوں کے بیانات سن کر، انصاف کرتا ہے۔ مجرم کو سزا دیتا ہے اور بے قصور کو چھوڑ دیتا ہے۔

ہمارے ضلعے میں انصاف کے لیے ایک بڑی عدالت شکارپور شہر میں ہے۔ جس کو سیشن کورٹ کہتے ہیں۔ اس میں سیشن جج انصاف کرتا ہے۔ ضلعے کی ہر تحصیل کے بڑے شہر میں عدالتیں ہیں۔ ان عدالتوں میں سول جج یا سب جج فیصلے کرتے ہیں۔

پولیس

بشیر اپنے والد کے ساتھ مکان کے دروازے پر کھڑا تھا۔ اس نے دیکھا کہ پولیس والے ایک آدمی کو ہتھکڑیاں پہنا کر لیے جا رہے ہیں۔ بشیر نے اپنے والد سے پوچھا۔

" ابّا جان ! یہ پولیس والے اس آدمی کو ہتھکڑیاں پہنا کر کیوں لیے جا رہے ہیں ؟ "

بشیر کے والد نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا : بیٹا ! جب کوئی آدمی چوری یا کوئی اور جرم کرتا ہے تو اس کو پولیس پکڑ کر لے جاتی ہے ۔ پولیس کا کام مجرموں کو پکڑنا ہے ۔ پولیس کے بڑے افسر کو ایس۔ پی کہتے ہیں۔

ہمارے ضلعے شکارپور کا ایس۔ پی شکارپور شہر میں رہتا ہے۔ یہ ضلعے کی پولیس کے کاموں کی نگرانی کرتا ہے اور پولیس کے سپاہیوں کی بھرتی بھی کرتا ہے۔

پورے ضلعے میں امن و امان رکھنے کے لیے ہر ایک سب ڈویژن میں ڈی۔ ایس۔ پی ہوتا ہے۔ ہر ایک سب ڈویژن میں بہت سے پولیس تھانے ہوتے ہیں۔ جہاں انسپکٹر (تھانے دار) مقرر ہیں۔

ہمارے ضلعے کا پولیس ہیڈ کوارٹر شکارپور شہر میں ہے، جہاں سپاہیوں کو تربیّت دی جاتی ہے۔

تعلیم

ضلعے میں جتنے بھی اسکول ہیں ان کے کام کی نگرانی ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر کرتا ہے۔ اس کا دفتر شکارپور شہر میں ہے۔

وہ پورے ضلعے میں لڑکوں کے پرائمری ، مڈل اور ہائی اسکولوں کی تعلیم کا انتظام چلاتا ہے ۔ اس کی مدد کے لیے دو ڈپٹی ایجوکیشن آفیسر بھی ہوتے ہیں ۔

ضلعے کے سب ڈویژنوں کی نگرانی کے لیے سب ڈویژنل ایجوکیشن آفیسر ہیں ۔ ان کی مدد کے لیے ایجوکیشن سپروائزر ہیں ، جن کے تعاون اور مدد سے وہ اپنے حلقے کے پرائمری اور مڈل اسکولوں کی نگرانی کرتے ہیں ۔ اس کے علاوہ پرائمری اسکولوں کے استادوں کی تقرّری اور ان کے تبادلے بھی کرتے ہیں ۔

اسی طرح لڑکیوں کی تعلیم کی نگرانی کے لیے خواتین افسر مقرر ہیں ، جو پورے ضلعے کی لڑکیوں کے اسکولوں کے کام کی نگرانی کرتی ہیں ۔

انتظامی محکموں کا باہمی ربط

ڈاک بنگلے پر ڈپٹی کمشنر نے کھلی کچہری کی۔ ضلعے کے دوسرے محکموں کے افسر بھی آئے ہوئے تھے۔ امان اللہ بھی اپنے والد کے ساتھ وہاں گیا تھا۔ اس نے وہاں بہت سے آدمی دیکھے جو اپنی اپنی تکالیف بتانے کے لیے آکر جمع ہوئے تھے۔ امان اللہ نے اپنے والد سے پوچھا۔

ابا جان! ڈپٹی کمشنر کے ساتھ کرسیوں پر دوسرے کون لوگ بیٹھے ہیں؟"۔

والد: بیٹا! ڈپٹی کمشنر کے ساتھ جو لوگ کرسیوں پر بیٹھے ہیں، وہ ضلعے کے مختلف محکموں کے افسر ہیں۔

یہ تو تمھیں معلوم ہے کہ چور یا مجرم کو پولیس پکڑ کر لے جاتی ہے۔ پھر اس پر عدالت میں مقدمہ چلتا ہے۔

اسکولوں کی عمارتیں یا جو دوسری سرکاری عمارتیں بنوائی جاتی ہیں یا ان کی مرمّت کی جاتی ہے، یہ کام انجینئرنگ کا محکمہ کرتا ہے۔ ایسی عمارتوں کے لیے جگہ کی ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی منظوری ڈپٹی کمشنر دیتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر ضلعے کے سارے انتظامی محکموں کے کام کی نگرانی کرتا ہے۔

علاج کے لیے اسپتالوں میں ڈاکٹر، اسکولوں میں تعلیم کے لیے استاد، امن و امان کے لیے پولیس، عدل وانصاف کے لیے عدالتوں میں جج، سڑکیں اور عمارتیں بنوانے کے لیے انجینئر ہوتے ہیں۔ یہ سب انتظامی محکمے مل کر کام کرتے ہیں۔

سانواں باب

رفاہِ عامہ

عوام کی بھلائی کے کام

جن گاؤں یا شہروں میں پینے کے پانی کی تکلیف ہوتی ہے، وہاں کچھ اچھے لوگ عام لوگوں کی بھلائی کے لیے کنوئیں کھدواتے ہیں، نلکے لگواتے ہیں اور پانی کی سبیلیں بنواتے ہیں۔

عام لوگوں کی بھلائی کے اور بھی بہت سے کام ہیں۔ مثلاً بچوں کو تعلیم دینا، اندھوں کو راستہ دکھانا، بھوکے کو کھانا کھلانا، بیماروں کو دوا دلوانا، غریبوں سے ہمدردی کرنا وغیرہ۔ یہ سب انسانی ہمدردی اور نیکی کے کام ہیں۔

عوام کی بھلائی کے کام نہ صرف اچھے لوگ کرتے ہیں، بلکہ حکومت اور دوسری جماعتیں اور ادارے بھی اسے سر انجام دیتے ہیں۔ مثلاً: اسکول، اسپتال، یتیم خانے، بچوں کی بھلائی کے مرکز اور بینک وغیرہ۔

اسکول اور کالج

تعلیم حاصل کرنے میں بے شمار فائدے ہیں۔ کیوں کہ لوگ تعلیم ہی کے ذریعے زندگی کے مختلف شعبوں میں آگے بڑھ سکتے ہیں اور صحیح طریقے سے قوم وملک کی خدمت کر سکتے ہیں۔ تعلیم عام کرنے کے لیے حکومت نے بہت سے اسکول اور کالج کھولے ہیں، جہاں سے تعلیم حاصل کر کے طالب علم انجینئر، ڈاکٹر، جج، وکیل، اور استاد بن کر عام لوگوں کی خدمت کرتے ہیں۔

ہمارے ضلعے میں لڑکے اور لڑکیوں کے لیے بہت سے پرائمری اسکول، مڈل اسکول اور کالج ہیں ۔ پرائمری اسکولوں میں پہلی جماعت سے پانچویں جماعت تک پڑھایا جاتا ہے ۔ جہاں سے کچھ بچّے مڈل اسکولوں میں اور کچھ بچّے ہائی اسکولوں پڑھنے کے لیے جاتے ہیں ۔ مڈل اسکولوں میں آٹھویں جماعت تک پڑھایا جاتا ہے اور ہائی اسکولوں میں دسویں جماعت تک ۔ دسویں جماعت پاس کرنے کے بعد طلبہ و طالبات کالجوں میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لیے جاتے ہیں ۔

اسپتال

وقفے میں بچّے اسکول کے میدان میں اِدھر اُدھر دوڑ رہے تھے کہ اچانک رشید ایک اینٹ پر جا گرا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا ۔ ماسٹر صاحب نے خون روکنے کی بہت کوشش کی لیکن خون نہ رکا تو وہ اُسے تانگے میں اسپتال لے گئے ۔ ماسٹر صاحب کی مدد کے لیے ساجد بھی ان کے ساتھ چلا گیا ۔ اسپتال میں ڈاکٹر صاحب نے رشید کے زخم کا خون بند کرکے اس کی مرہم پٹّی کردی ۔

اسپتال میں بہت سے مرد اور عورتیں دوا لے رہے تھے ۔ ہر ایک کو دوا مفت مل رہی تھی ۔ انھیں دیکھ کر ساجد نے ماسٹر صاحب سے پوچھا ۔ "جناب ! اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگ علاج کہاں کراتے ؟"

ماسٹر صاحب : "اگر اسپتال نہ ہوتے تو لوگوں کو بڑی تکلیف ہوتی ۔ اس لیے حکومت نے لوگوں کی بھلائی کے لیے پورے ضلعے میں بہت سے اسپتال کھول رکھے ہیں ، جہاں بیماریوں کا علاج کیا جاتا ہے اور آپریشن وغیرہ کرکے لوگوں کی جانیں بچائی جاتی ہیں ۔ ان اسپتالوں

کے علاوہ عورتوں کے لیے زچّہ خانے بھی ہیں۔ جہاں لیڈی ڈاکٹر اور نرسیں کام کرتی ہیں۔ شکارپور شہر میں ایک بڑا اسپتال ہے، جسے سِوِل اسپتال کہتے ہیں۔

اس اسپتال کا سربراہ "سول سرجن" کہلاتا ہے۔ اس کی مدد کے لیے دوسرے ڈاکٹر بھی ہوتے ہیں۔

اس طرح ضلع کے ہر بڑے شہر میں اسپتال موجود ہیں۔

جانوروں کے اسپتال

جس طرح انسانوں کے علاج کے لیے اسپتال ہوتے ہیں، اسی طرح جانوروں کے علاج کے لیے بھی اسپتال ہوتے ہیں۔ اگر یہ اسپتال نہ ہوں، تو بہت سے جانور مرجائیں اور لوگوں کا بہت نقصان ہو۔

اس لیے عام لوگوں کے فائدے اور بھلائی کے لیے ہمارے ضلع کے بڑے شہر شکارپور میں جانوروں کا ایک بڑا اسپتال قائم کیا گیا ہے۔ جہاں بیمار جانوروں کا علاج ہوتا ہے۔

اس اسپتال کے ڈاکٹر دیہات میں جاکر لوگوں کے پالتو جانوروں کو بیماریوں سے بچانے کے لیے ٹیکے لگاتے ہیں۔

بڑے شہروں میں جانوروں کو ذبح کرنے سے پہلے ان کا ڈاکٹری معائنہ کیا جاتا ہے تاکہ بیمار جانوروں کا گوشت کھاکر لوگ بیمار نہ ہوجائیں۔

جانوروں کے بڑے اسپتالوں میں اچھی نسل کے جانور بھی پالے جاتے ہیں۔

بینک

لوگ اپنی بچت اور اپنے مال کی حفاظت کے لیے اپنی رقمیں بینک میں رکھتے ہیں۔ ضرورت کے وقت بینک سے رقم نکال کر استعمال میں لاتے ہیں۔ بینک لوگوں کو قرض بھی دیتا ہے۔ قرض کی یہ رقم لوگ چھوٹی چھوٹی قسطوں میں بینک کو لوٹا دیتے ہیں۔ بینکوں سے تاجروں اور کسانوں کو بڑا فائدہ ہے۔ بینک کارخانے داروں اور تاجروں کو بھی قرض دیتے ہیں۔ کچھ بینک ضرورت کے وقت لوگوں کو مکانات بنانے کے لیے بھی قرض دیتے ہیں۔

پہلے دولت مند لوگ اپنی اپنی رقم ملاکر نجی بینک کھولتے تھے۔ غریب اور کم آمدنی والے لوگ چھوٹی رقموں کے حصے ملاکر امدادی بینک کھولتے تھے۔ جوکہ سرکاری نگرانی میں کام کرتے تھے۔ اب تمام بینکوں کو قومی ملکیت میں لے لیا گیا ہے۔ بینک حکومت کے قبضے میں ہیں۔ اور کوئی بھی بینک نجی بینک نہیں ہے۔

شکارپور ضلعے میں نیشنل بینک، یونائیٹڈ بینک، مسلم کمرشل بینک، الائیڈ بینک اور کوآپریٹو بینک ہیں۔

آٹھواں باب

آمد و رفت اور اطلاعات کے وسائل

کچّے اور پکّے راستے

ضلع شکارپور کا صدر مقام شکارپور شہر ہے۔ جہاں سے مختلف شہروں کے لیے بہت سے پکے راستے نکلتے ہیں۔ ایک راستہ جیکب آباد ہوتا ہوا کوئٹے کی طرف چلا جاتا ہے دوسرا راستہ سکھر جاتا ہے اس کے درمیان سے ایک راستہ لاڑکانہ کی طرف بھی نکل جاتا ہے۔ مشرق کی طرف سے چک اور مغرب کی طرف سے باگڑجی کی طرف راستے جاتے ہیں۔ ایک اور راستہ خان پور ہوتا ہوا کشمور کی طرف جاتا ہے۔ مغرب کی طرف سے ایک مشہور راستہ لاڑکانہ ہوتا ہُوا دادو اور سیوہن کی طرف چلا جاتا ہے۔

پکے راستوں کے علاوہ بہت سے کچے راستے بھی ہیں۔ یہ کچّے راستے شکارپور سے رستم کی طرف اور ماڑی اور گوٹھی خیرو کی طرف جاتے ہیں۔ ان راستوں پر بیل گاڑیاں چلتی ہیں۔

ریلوے لائن

ایک دن بچّے ماسٹر صاحب کے ساتھ ریلوے اسٹیشن گھومنے گئے۔ بچّوں نے دیکھا کہ ٹکٹ کی کھڑکی کے پاس کچھ لوگ قطار میں کھڑے ہو کر ٹکٹ لے رہے ہیں۔ پلیٹ فارم پر الگ الگ لائنوں پر گاڑیاں کھڑی ہوئی تھیں۔

احمد حسن نے ماسٹر صاحب سے پوچھا: جناب یہ گاڑیاں کہاں سے آئی ہیں اور کہاں جائیں گی؟

ماسٹر صاحب: بچّو! وہ گاڑی جو شمال کی طرف سے آئی ہے وہ کوئٹہ اور جیکب آباد کی طرف سے آئی ہے اور یہ گاڑی سکھر جائے گی اور اسی ریلوے لائن پر گاڑیاں سکھّر ہوتی ہوئی لاہور یا کراچی جاتی ہیں۔
شکارپور سے چار میل دور جنوب کی طرف حبیب کوٹ کا جنکشن ہے اور یہاں سے گاڑیاں لاڑکانے اور دادو کی طرف جاتی ہیں۔

ڈاکخانہ اور تار گھر

ایک دن انور اپنے والد کے ساتھ شہر گیا۔ اس کے والدؔ اسے ایک ایسی جگہ لے گئے جہاں لوگوں کی بہت آمد و رفت تھی۔ لوگ کھڑکی سے پوسٹ کارڈ اور لفافے خرید رہے تھے۔

انور کے والد نے بھی لفافے اور کارڈ خریدے اور وہیں ایک کارڈ لکھ کر لال ڈبّے میں ڈال دیا۔ یہ سب کچھ دیکھ کر انور نے اپنے والد سے پوچھا: "ابّا جان! یہ کون سی جگہ ہے؟ آپ نے کارڈ اِس ڈبّے میں کیوں ڈالا؟"

والد: بیٹے! یہ ڈاک خانہ ہے۔ یہاں لفافے اور کارڈ مِلتے ہیں۔ یہ لال ڈبّا جس کو "لیٹر بکس" کہتے ہیں، اس میں کارڈ اور لفافے لکھ کر ڈالے جاتے ہیں۔ ڈاک خانے والے مقررہ وقت پر ڈاک کو ڈبے سے نکال کر ان پر ڈاک کی مہر لگا کر باہر بھیج دیتے ہیں۔
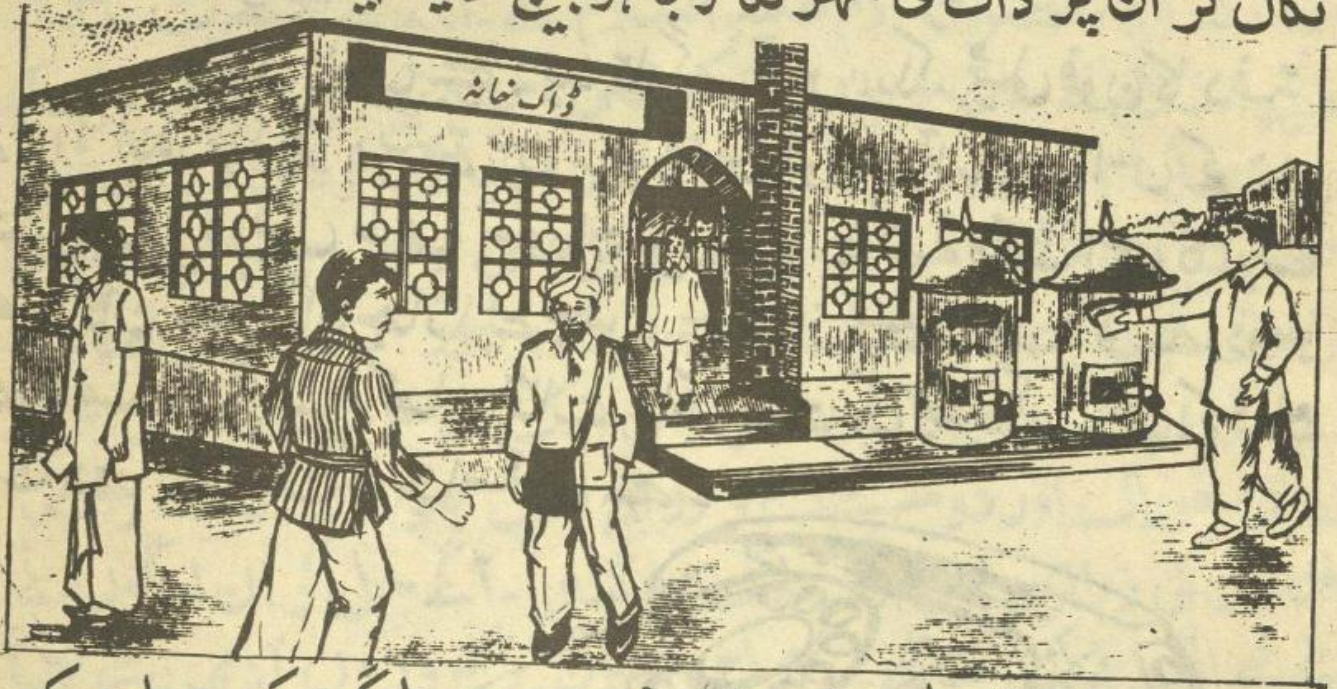
ایسے لال ڈبے بڑے بڑے شہروں میں لوگوں کی سہولت کے لیے مختلف جگہوں پر لگے ہوئے ہیں۔ ڈاک خانے کے ذریعے روپے اور دوسری چیزیں بھی بھیجی اور منگوائی جاتی ہیں۔ پیسے منی آرڈر کے ذریعے اور دیگر اشیاء پارسل کے ذریعے بھیجی اور منگوائی جاتی ہیں۔ اس طرف جس عمارت پر بہت سے تار دکھائی دے رہے ہیں وہ تار گھر ہے۔ اگر جلدی پیغام بھیجنا ہو تو زیادہ پیسے دینے پر وہ پیغام تار کے ذریعے بھیجا جاتا ہے۔ لوگ تار کے ذریعے روپے پیسے بھی بھیجتے ہیں۔

ہمارے ضلع کے ہر بڑے شہر میں ڈاک خانے اور تار گھر، دونوں ہیں۔ لیکن گاؤں میں صرف ڈاک خانے ہی ہوتے ہیں۔

ٹیلی فون کا دفتر

انور کا تار گھر دیکھا ہوا تھا۔ وہ اپنے والد کے ساتھ شہر سے گزر رہا تھا اس نے ایک جگہ بہت سے تار لگے ہوئے دیکھے اور ان کے قریب تاروں کا کھمبا دیکھا۔ اس نے اپنے والد سے پوچھا "ابّا جان! کیا یہ بھی تار گھر ہے؟"

والد: نہیں بیٹے! یہ تار گھر نہیں، بلکہ ٹیلی فون کا دفتر ہے۔ آؤ اندر چل کر دیکھتے ہیں۔ یہ ٹیلی فون کا آلہ ہے۔ اس کے دو منہ ہیں۔ دونوں طرف سوراخ ہیں۔ بات کرتے وقت اس کا ایک حصّہ کان سے لگایا جاتا ہے جس سے آواز سننے میں آتی ہے۔ دوسرا حصّہ منہ کے قریب رکھا جاتا ہے تاکہ بات کی جا سکے۔ اس کے ذریعے بہت دور تک بات کی جا سکتی ہے۔
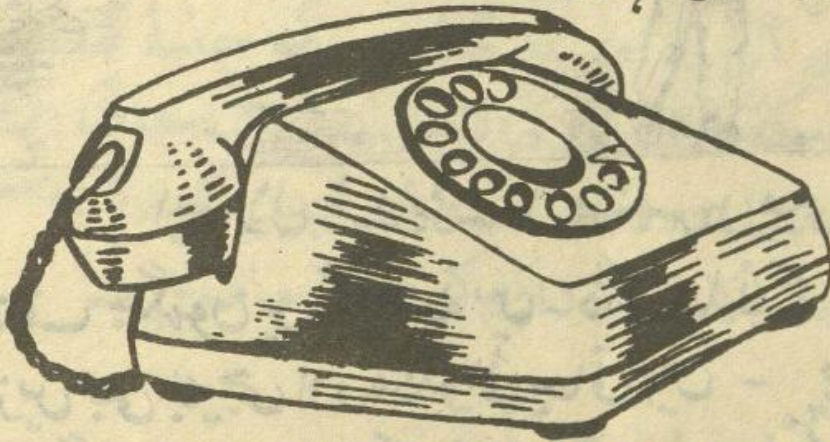
ٹیلی فون کے ذریعے اس طرح بات ہوتی ہے جیسے آدمی ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھا ہوا بات کر رہا ہو۔

ٹیلی فون سے لوگوں کو بڑے فائدے ہیں۔ اس وقت ہمارے ضلع کے ہر بڑے شہر میں ٹیلی فون کا انتظام ہے۔

نواں باب

ہمارے پیغمبر

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلام

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں سب سے پہلے جس انسان کو پیدا کیا وہ حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام تھے۔ اللہ نے حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام کے ساتھ بی بی حوّا کو بھی اس دنیا میں بھیجا۔ اِن کے اولاد ہوئی اور اس اولاد کے، بیٹے اور بیٹیاں ہوئیں۔ اِسی طرح حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام کی نسل بڑھتی رہی۔ جیسے جیسے آبادی بڑھتی گئی ویسے ویسے لوگ زمین پر دُور دُور آباد ہونے لگے۔ دُور رہنے کی وجہ سے ان کا رہن سہن بھی ایک دوسرے سے مختلف ہوگیا۔ ان کی خوراک اور دوسرے رسم و رواج میں بھی فرق آتا گیا۔ رفتہ رفتہ ان کی زبانیں بھی الگ الگ ہوگئیں۔ آگے چل کر ان لوگوں نے اپنے لیے الگ مُلک بنالیے۔ آج اس زمین پر کروڑوں آدمی رہتے ہیں، یہ سب لوگ اصل میں حضرت آدمؑ کی اولاد ہیں۔

حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام اس دنیا میں پہلے انسان ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے پہلے پیغمبر بھی تھے۔ ان کی اولاد میں ہابیل اور قابیل بہت مشہور ہیں۔ حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام نے اپنی اولاد کو سیدھے راستے پر چلنے کا حکم دیا اور بُرے کاموں سے روکا۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ہر انسان کو خدا کی عبادت کرنی چاہیے اور اگر اس سے کوئی غلطی ہوجائے تو اس کے لیے اللہ سے معافی

مانگنی چاہیے کیوں کہ اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور گناہوں کو بخشنے والا ہے۔
حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے بہت سے اَنبیائے کرام بھیجے تاکہ وہ لوگوں کو نیکی اور سچّائی کا راستہ دکھائیں۔ سب سے آخری نبی ہمارے پیارے رسُول حضرت محمد صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ ہیں۔ تمام انسان حضرت آدم عَلَیہِ السَّلَام کی نسل سے ہیں۔

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام جس قوم میں پیدا ہوئے، وہ بتوں کو پوجتی تھی۔ سورج، چاند اور تاروں کو بھی اپنا خدا سمجھتی تھی اور اُن کے خیالی بُت بناکر اُن کی عبادت کرتی تھی۔ قوم کے لوگ اُن بتوں کو سجدہ کرتے تھے۔ فائدہ ہو یا نقصان، بیماری ہو یا صِحت، ہر کام میں اُن سے مدد مانگتے تھے۔
حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام نبی تھے وہ اپنی قوم کی بھلائی چاہتے تھے۔ اِسی لیے انھوں نے لوگوں سے کہا کہ بتوں کی پوجا مت کرو، سورج اور چاند کی بندگی نہ کرو، کیوں کہ یہ خدا نہیں ہیں۔ خدا تو وہ ہے جس نے ان سب چیزوں کو پیدا کیا ہے، وہ جس کو بچانا چاہے اسے کوئی نہیں مار سکتا، اس لیے کہ موت اور زندگی کا مالک خدا ہے۔
لوگوں کو یہ بات پسند نہ آئی وہ حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کے دشمن بن گئے اور انھوں نے اپنے بادشاہ نمرود سے فریاد کی کہ "اِبراہیمؑ ہمارے خداؤں (بتوں) کو جھوٹا کہتے ہیں اور لوگوں کو اُن کی پوجا سے روکتے ہیں۔" نمرود یہ سُنتے ہی غصے سے آگ بگولا ہوگیا،

اس نے حکم دیا کہ ابراہیمؑ کو آگ میں جلا دیا جائے۔ بس حکم کی دیر تھی
کہ ایک بڑا اَلاؤ روشن کیا گیا۔ حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام کو جلتا ہُوا
دیکھنے کے لیے بہت سے لوگ آکر جمع ہوگئے۔ نمرود کے آدمیوں نے حضرت
اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام کو اُٹھاکر آگ میں پھینک دیا اور یہ سمجھے کہ اِبراہیم
عَلَیہِ السَّلَام جل کر خاک ہوجائیں گے۔ لیکن خدا بڑی قدرت والا ہے۔
اس کی مہربانی سے آگ بجھ گئی اور حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام
سلامت رہے۔

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام آگ میں جلنے کے لیے ہنسی خُوشی
اس لیے تیار ہوگئے کہ ان کو یقین تھا کہ خدا کے سِوا نہ تو کوئی مجھ
کو مار سکتا ہے اور نہ ہی کسی قِسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے، اللہ کی
راہ میں یہ اُن کی پہلی قربانی تھی۔

حضرت اِبراہیم عَلَیہِ السَّلَام کے ایک بیٹے کا نام اسماعیل عَلَیہِ
السَّلَام تھا۔ آپ کو اس بیٹے سے بڑی محبّت تھی۔ ایک رات حضرت
ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کو خواب میں بشارت ہوئی کہ "اپنے پیارے بیٹے
اسماعیل عَلَیہِ السَّلَام کو خدا کی راہ میں قُربان کردو۔"

باپ نے بیٹے کو خواب کی بات بتائی۔ فرماں بردار بیٹا اللہ
کی راہ میں قربان ہونے کے لیے تیار ہوگیا۔ جب حضرت ابراہیم عَلَیہِ
السَّلَام اپنے بیٹے اسماعیل عَلَیہِ السَّلَام کو ذبح کرنے لگے تو خدا کا حکم آیا
کہ "اے ابراہیم (عَلَیہِ السَّلَام) تم نے اپنا خواب سچ کر دکھایا، تم بھی
سچے ہو اور تمھارا بیٹا بھی سچّوں میں سے ہے۔"

ہم ہر سال خدا کی راہ میں کچھ حلال جانوروں کی قربانی
دے کر حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام کی اس قربانی کی یاد مناتے ہیں۔
اِس دن کو قربانی کی عِید یا عِیدُ الاضحیٰ کہتے ہیں۔

حضرت ابراہیم عَلَیہِ السَّلَام نے اپنے بیٹے حضرت اسماعیل عَلَیہِ السَّلَام کے ساتھ مل کر کعبۃُ اللہ یعنی خانۂ کعبہ بنایا۔

اللہ نے حُکم دیا کہ "سب لوگ اس گھر کی طرف منہ کر کے عبادت کریں۔ یہ رحمت اور نجات کا گھر ہے"۔ اسی وجہ سے تمام مسلمان کعبہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں۔ لاکھوں مسلمان ہر سال خانۂ کعبہ کے طواف کے لیے جاتے ہیں۔ اسے "حجِّ بیتُ اللہ" کہتے ہیں۔

حضرت مُوسیٰ عَلَیہِ السَّلَام

حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام مصر میں پیدا ہوئے۔ اُن دنوں وہاں کا بادشاہ فرعون تھا۔ فرعون بڑا ظالم بادشاہ تھا جسے نجومیوں نے بتایا تھا کہ "بنی اسرائیل میں ایک بچّہ پیدا ہوگا جو تیری بادشاہت کو ختم کر دے گا"۔ اسی ڈر سے بنی اسرائیل میں جو لڑکا بھی پیدا ہوتا اسے فرعون کے حکم سے مار دیا جاتا۔ جب حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام پیدا ہوئے تو ان کی ماں بہت پریشان ہوئیں اور انھوں نے حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کو ایک صندوق میں بند کر کے دریائے نیل میں بہا دیا۔ خدا کی قدرت کہ وہ صندوق فرعون کی بیوی کے ہاتھ آیا جس نے بڑے لاڈ اور پیار سے حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کو اپنے محل میں پال پوس کر بڑا کیا۔

حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نبی تھے۔ اُن کو فرعون کا ظلم بالکل پسند نہ آیا۔ جس کی وجہ سے فرعون نے حضرت موسیٰؑ کو قتل کرانے کا ارادہ کیا۔ حضرت مُوسیٰ عَلَیہِ السَّلَام مصر سے نکل کر مدین جا پہنچے۔ کچھ عرصے وہاں رہ کر دوبارہ مصر آئے۔ مصر میں حضرت

موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے اپنی قوم بنی اسرائیل کو ہدایت کرتے ہوئے کہا:
"ایک رب کی عبادت کرو اور اسی سے ڈرو، ظلم کا
مقابلہ کرو اور کسی ظالم سے نہ ڈرو۔"

فرعون اور اس کے وزیر ہامان کو یہ باتیں بالکل پسند نہ آئیں۔ انھوں نے بالآخر حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کو دربار میں بلایا، جہاں حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے اپنے "عصا" کا معجزہ دکھایا جو سانپ بن جاتا تھا۔ اور "یدِ بیضا" کا معجزہ بھی دکھایا۔ لیکن ظالم فرعون اور ہامان نے ان کو نہیں مانا۔ انھوں نے حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کی قوم پر پہلے سے بھی زیادہ ظلم ڈھانے شروع کیے۔

حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے مجبور ہو کر اپنی قوم کو مصر چھوڑنے کا مشورہ دیا۔ پوری قوم اُن کے ساتھ دریائے نیل عبور کر کے صحیح سلامت دوسرے کنارے پر پہنچ گئی۔ فرعون نے بھی اپنا زبردست لشکر لے کر ان کا پیچھا کیا لیکن وہ اپنے لشکر سمیت دریائے نیل میں غرق ہوگیا۔ اس کے بعد حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے کوہِ طور پر جا کر دعا مانگی اور اپنی قوم کی نجات پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

حضرت موسیٰ عَلَیہِ السَّلَام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اسے "توریت" کہتے ہیں۔

حضرت عِیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام

حضرت عِیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام آج سے تقریباً دو ہزار سال پہلے بنی اِسرائیل قوم میں پیدا ہوئے۔ حضرت عِیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام بچپن ہی سے نیک اور سچے تھے، ان کی قوم بہت زیادہ خرابیوں میں مبتلا تھی۔ وہ اپنی قوم کو برائیوں سے بچانے کے لیے لوگوں سے کہتے تھے: "جو

تم سے دشمنی کرے تم اس سے نیکی کرو، جو تمھیں تکلیف پہنچائے تم اس کی بھلائی کے لیے دُعا مانگو۔"

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے قوم کی اصلاح کا کام غریبوں سے شروع کیا۔ ایک بار وہ خود دھوبی گھاٹ گئے اور دھوبیوں سے کہا کہ "تم دوسروں کے کپڑوں کی گندگی اور میل کچیل تو ہر روز صاف کرتے ہو لیکن کبھی اپنے دل کے میل کچیل کو بھی صاف کیا ہے؟" آپ نے مزید ارشاد فرمایا کہ:

"خُدا سے ڈرو، اس پر ایمان لاؤ اور گناہ کے کاموں سے بچو۔ اس عمل سے تمھارا دل شیشے کی طرح صاف ہو جائے گا۔"

اس کے بعد آپ ایک تالاب پر گئے جہاں مچھیرے مچھلیاں پکڑ رہے تھے، آپ نے ان کو ہدایت کی کہ "یہ دُنیا مچھلی کے جال کی طرح ہے، اپنے آپ کو اس میں پھنسنے سے بچاؤ، اور گناہوں سے دوری اختیار کرو۔"

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام کے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ نے بڑی شفا رکھی تھی، آپ کسی بیمار یا قریبُ الموت آدمی کو ہاتھ لگا دیتے تو وہ اچھا بھلا ہو جاتا تھا۔ اسی لیے آپ کو "مسیح" کہا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام نے لوگوں سے فرمایا کہ "کوئی شخص اپنے بھائی کی چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض نہ ہو، سب کو اپنے پڑوسیوں سے محبّت کرنی چاہیے اور اپنے دشمنوں سے بھی اچھا برتاؤ کرنا چاہیے۔"

حضرت عیسیٰ عَلَیہِ السَّلَام پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو کتاب نازل ہوئی اُسے "اِنجیل" کہتے ہیں۔

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم مکّہ معظمہ کے، قریش قبیلے میں پیدا ہوئے۔ آپؐ کے والد کا نام عبد اللہ تھا۔ بچپن سے ہی آپؐ نہایت نیک، سچے اور ایمان دار تھے۔ اس لیے مکّے کے لوگ آپؐ کو "امین" کہا کرتے تھے۔ اس زمانے میں عرب بتوں کو پوجا کرتے تھے اور بہت سے گناہوں کے کام کیا کرتے تھے۔

آپؐ کی نیکی اور ایمان داری دیکھ کر مکّے کی ایک نیک اور مالدار خاتون حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپؐ سے شادی کی۔ اُس وقت آپؐ کی عمر پچیس سال تھی۔

جب آپؐ چالیس سال کے ہوئے تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ کو نبوّت عطا کی گئی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو آخری نبی بنایا۔ اس کے بعد آپؐ نے لوگوں کو اسلام کی دعوت دینی شروع کی، جس پر مکّے کے کافر آپؐ سے ناراض ہوگئے۔ اس وجہ سے آپؐ کو اور دوسرے مُسلمانوں کو بہت تکلیفیں دی گئیں۔ آخر نبوّت کے تیرھویں سال آپؐ مکّے سے ہجرت کرکے مدینہ منوّرہ چلے گئے۔ ہجری سال اُسی وقت سے شروع ہُوا۔ مدینہ منوّرہ پہنچنے کے بعد کافروں نے آپؐ سے کئی جنگیں کیں۔ اور آخرکار فتح اسلام کی ہوئی۔

آں حضرت محمّد مُصطفیٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَ آلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا

ہے کہ " ایک اللہ کی عبادت کرو۔ ماں باپ کی عزّت کرو۔ اپنے سے بڑوں کا ادب کرو اور چھوٹوں سے شفقت سے پیش آؤ۔ محلے والوں سے اچھا سلوک کرو۔ جھوٹ نہ بولو۔ غریبوں اور مسکینوں کی مدد کرو اور بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔"

ہمارے رسولِ اَکرَم صَلَّی اللہُ عَلَیہِ وَسَلَّم پر جو کتاب نازل ہوئی اس کا نام " قرآن مجید" ہے۔

دسواں باب

ضلع شکارپور کی تاریخ

شکارپور پہلے سب ڈویژن کی حیثیت سے تھا۔ مگر انتظامی سہولت کی خاطر اسے یکم جولائی سنہ ۱۹۷۷ع سے ضلعے کی حیثیت دے دی گئی۔

شکارپور کا شہر پاکستان بننے سے کافی عرصے پہلے انگریزوں کی حکومت میں بھی سندھ کا ایک مشہور ضلع تھا اور اتنی ترقی پر تھا کہ اسے سندھ کا "پیرس" کہتے تھے۔ مگر سنہ ۱۸۸۳ع میں ضلع سکھر قائم ہونے کی وجہ سے اس کی حیثیت گھٹا کر سب ڈویژن بنا دیا گیا تھا۔

اس وقت شکارپور ضلعے کی حدیں وہی ہیں جو شکارپور سب ڈویژن کی تھیں۔ یعنی تین تعلقے، شکارپور، گڑھی یاسین اور تعلقہ سکھر کا کچھ حصہ۔ خانپور کو پہلے تو تعلقہ بنایا گیا تھا۔ مگر بعد میں چند وجوہات کی بنا پر وہ ختم کر دیا گیا۔

حکومت نے اس کی حدیں بڑھانے کے لیے ایک کمیٹی بنائی ہے، جس کی سفارش پر کچھ اور تعلقے اس میں شامل کیے جائیں گے۔

اس وقت شکارپور ضلعے میں چار تحصیلیں ہیں یعنی شکارپور، گڑھی یاسین، خانپور اور لکھی ہیں

گیارھواں باب

ضلعے کی اہم شخصیّت

سر غلام حسین ہدایت اللہ

جناب غلام حسین ہدایت اللہ شکارپور شہر میں سنہ ۱۸۷۸ء میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے پرائمری تعلیم اپنے شہر کے پرائمری اسکول میں حاصل کی۔ پھر کراچی سے میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ ستائیس سال کی عمر میں تعلیم مکمل کرکے حیدرآباد میں وکالت کا پیشہ اختیار کیا۔ اپنی زندگی میں انھوں نے بڑے بڑے عہدوں پر رہ کر بڑے بڑے کام کیے۔

سنہ ۱۹۴۷ء میں پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد وہ سندھ کے گورنر مقرر ہوئے۔ ان کی وفات سنہ ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنّت میں جگہ عطا فرمائے۔ (آمین)

مرحوم غلام حسین ہدایت اللہ بڑی خوبیوں کے مالک تھے۔ غریبوں کے ہمدرد اور نہایت محنتی و جفاکش انسان تھے۔ انھیں اپنی قوم و ملک سے بہت محبّت تھی۔ ان کی خدمات کو ہم کبھی بھلا نہیں سکتے۔

تیار کردہ : سندھ ٹیکسٹ بک بورڈ، حیدرآباد
منظور کردہ محکمۂ تعلیم، صوبۂ سندھ، بطور سول
ٹیکسٹ بک بورڈ برائے مدارس، ضلع شکارپور۔
قومی تبصرہ کمیٹی برائے جائزۂ کتبِ نصاب کی تصحیح شدہ

پاکستان کا قومی ترانہ

پاک سرزمین! شاد باد کِشورِ حسین! شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالی شان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد
پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اُخوّتِ عوام
قوم، مُلک، سَلطنت پایندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد
پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ اِستقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

سیریل نمبر №. 500

تاریخ اشاعت	ایڈیشن	تعداد اشاعت	قیمت
فروری ۱۹۸۲	پہلا	۲,۰۰۰	۲۶۴۰ رپیا

مطبوعہ : شیخ شوکت علی پرنٹرس، کراچی - فون : 21 74 54